عالمی تہذیبی کشمکش اور اسلامی نظامِ حیات کا تقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of the Global Civilizational Conflict and the Islamic Way of Life

ڈاکٹر محمد شمیم اختر*

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v8i2.1

Received: Aug 2,2025
Accepted: Nov 12, 2025
Published: December,2025

Abstract

The nucleus and axis of Islamic civilization lies in the Islamic system of life, a balanced and natural order founded upon Divine Revelation. This comprehensive system grants fundamental significance to spiritual purity, moral excellence, economic justice, and political equality. In the present age, we are witnessing a profound moral decline and a disintegration of social values. The prevailing global civilization is devoid of any meaningful guidance in these realms. Shaped by its specific worldview, it remains incapable of delivering true benefit to humanity. Its foundations rest upon democracy, materialism, individualism, and empirical inquiry. In contrast, Islamic civilization is rooted in the principles of Tawheed (Divine Unity), Prophethood, justice and equity, moral integrity, intellectual pursuit, and Revelation. If Muslims remain steadfast upon their values, principles, and worldview in the face of Western civilization, they can enhance their global influence, succeed in social structuring, and establish global peace and harmony grounded in justice. Victory in this ideological and civilizational struggle will safeguard Islamic heritage, spread justice across the globe, foster international peace, and lay exemplary models of human welfare and service to mankind.
Keywords: Islamic System, Global Civilizational, Tawheed and Revelation, Social Justice, Islamic vs Western Civilization.

تعارف:

اس وقت عالمی دنیا ایک عظیم تہذیبی کشمکش سے دوچار ہے۔ مغربی مادہ پرست تہذیب، جو کہ سائنسی ترقی، صنعتی انقلاب، اور سرمایہ دارانہ نظام پر قائم ہے، ساری دنیا میں اپنی فکری، ثقافتی اور معاشی

*اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز، ہمدرد یونیورسٹی، کراچی۔ m.shamim@hamdard.edu.pk
(Correspondence Author)

بالادستی قائم کرنے کی کوشاں ہے۔ مغربی مادہ پرست تہذیب نے آزادی، مساوات، اور انسانی حقوق جیسے خوشنما نعروں کے پس پردہ میں انسانیت کو فردیت، الحاد، اخلاقی انارکی اور روحانی خلا کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ دوسری طرف، مشرقی تہذیبیں اپنی روایتی اقدار اور اخلاقی بنیادوں کو بچانے میں مصروف ہیں، جن میں اسلامی تہذیب سب سے مؤثر اور جامع نظام حیات کی صورت میں واضح اور نمایاں ہے۔

اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز و محور "اسلامی نظامِ حیات" ہے جو کہ وحی الٰہی پر مبنی ایک ہمہ گیر، متوازن اور فطری نظام ہے۔ دین اسلام صرف ایک مذہب یا عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل طرزِ حیات ہے جو فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست، سب کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس نظام کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد پر قائم ہے، جو انسان کو اس کی اصل حقیقت، مقصدِ حیات اور دنیا میں اس کے کردار سے روشناس کرواتا ہے۔ اسلامی نظامِ زندگی میں روحانی پاکیزگی، اخلاقی بلندی، معاشی عدل، سیاسی شفافیت، اور سماجی مساوات کو بنیادی اہمیت و حیثیت حاصل ہے۔

"اسلامی نظامِ حیات" فرد اور معاشرے دونوں کی کامیابی کا ضامن ہے۔ فرد کی تربیت قرآن و سنت کی روشنی میں کی جاتی ہے، تاکہ وہ اللہ کا وفادار بندہ اور معاشرے کا مفید شخص بن سکے۔ اسلام میں عدل و انصاف صرف عدالتوں تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتا ہے۔ معاشی نظام سود سے پاک نظام، دولت کی منصفانہ تقسیم، زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے غربت کا خاتمہ اسلامی نظامِ معیشت کی اہم خصوصیات ہیں۔ سیاسی نظام میں شوریٰ، جوابدہی، اور عدل پر مبنی خلافت و امارت کا نظام موجود ہے جو آمریت اور مطلق العنانیت کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام کا خاندانی نظام، مرد و عورت کی فطری تقسیم کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ایک مضبوط اور محفوظ معاشرت کی بنیاد رکھتا ہے۔

فی زمانہ جب دنیا تہذیبی انتشار، فکری بے یقینی، اخلاقی زوال اور روحانی پیاس کا شکار ہے، وہیں پر اسلامی نظامِ حیات ایک بار پھر انسانیت کے لیے نجات دہندہ بن کر ابھر رہا ہے۔ جبکہ مغربی تہذیب کا مادہ پرست، خود غرض اور محدود نظریہ انسان کو سکون، انصاف اور فطری توازن فراہم کرنے سے قاصر ہے، ہمیشہ سے اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جو خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کا محافظ ہے۔ اسی جہ سے آج بھی لاکھوں لوگ دنیا بھر میں اسلام کو قبول کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اس میں وہ سکون، رہنمائی اور مقصدِ زندگی نظر آتا ہے جو دیگر نظاموں میں ناپید ہے۔

تحقیقی مقاصد(RESEARCH OBJECTIVES)

1۔ بین الاقوامی تہذیب کے سیاسی پس منظر اور اصل مقاصد سے آگاہی

2۔اسلام اور بین الاقوامی سیاست و معاشرت کے مابین فرق کو جاننا

3۔اسلامی نظام حیات کے بنیادی اصول کا موجودہ زمانے میں فائدہ

تحقیقی سوالات(RESEARCH QUESTION)

1۔ بین الاقوامی تہذیب کا اسلامی دنیا میں رائج کرنے کے اصل مقاصد کیا ہے؟

2۔اسلامی سیاست و معاشرت کے غلبہ سے بین الاقوامی سیاست و معاشرت کو کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

3۔اسلامی نظام حیات کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

متعلقہ ادب(LITERATURE REVIEW)

تہذیبی کشمکش کا نظریاتی پس منظر:

تہذیبی کشمکش کی اصطلاح کو سب سے زیادہ شہرت سیموئل ہنٹنگٹن (Samuel P. Huntington) کے نظریے سے ملی، جس نے 1993ء میں اپنے مضمون "The Clash of Civilizations?" اور بعد ازاں 1996ء میں کتاب The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order میں یہ تصور پیش کیا کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد عالمی سیاست کی بنیاد نظریات یا قومیت کے بجائے تہذیبوں کے درمیان تصادم پر استوار ہو گی۔

ہنٹگٹن لکھتا ہے

"In the post-Cold War world, the most important distinctions among peoples are not ideological, political, or economic. They are cultural."[1]

اس نظریے کے مطابق دنیا کی بڑی تہذیبیں اسلامی، مغربی، ہندو، چینی، افریقی، لاطینی، آرتھوڈوکس اپنی اقدار و شناخت کے تحفظ کے لیے باہمی مقابلے میں ہیں۔

ذیل میں عالمی تہذیب میں گراں قدر خدمات انجام دینے والی مسلم شخصیات کے نزدیک اسلامی اور عالمی تہذیب کی تقابلی تعریف کچھ اس طرح ہے

مولانا مودودی کے نزدیک اسلامی تہذیب کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت پر قائم ہے، جو انسان کو بندگیِ خداوندی کے اصول کے تحت منظم کرتی ہے۔ ان کے مطابق مغربی تہذیب مادیت، لذت پسندی اور انفرادی خودمختاری پر زور دیتی ہے، جب کہ اسلامی نظامِ حیات اجتماعی فلاح اور اخلاقی تطہیر پر مبنی ہے۔ عالمی تہذیبی کشمکش کی جڑ اسی فکری تضاد میں پوشیدہ ہے کہ ایک طرف لامذہبیت ہے، اور دوسری طرف الٰہی ہدایت۔[2]

سید قطب فرماتے ہیں کہ اس جدلی صورتِ حال کو "جہانِ جاہلیت" اور "جہانِ اسلام" کی کشمکش سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مغربی تہذیب سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ ہونے کے باوجود روحانی طور پر مفلس ہے۔ اسلامی نظامِ حیات انسان کو ربانی ضابطوں کے تحت توازن، عدل اور مقصدیت فراہم کرتا ہے۔ قطب کی فکر میں یہ پیغام نمایاں ہے کہ تہذیبی تصادم سے بچنے کا واحد راستہ اسلامی اصولوں کی عملی تطبیق ہے۔[3]

ڈاکٹر حمید اللہ نے اسلامی نظام کو ایک مکمل "way of life" قرار دیا ہے جو سیاست، معیشت، معاشرت، قانون اور اخلاق کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ ان کے مطابق مغربی تہذیب کی جڑیں سیکولرازم اور سرمایہ داریت میں ہیں، جو انسان کو خدا سے کاٹ دیتی ہیں۔ اسلامی تہذیب انسان کی مادی و روحانی دونوں ضروریات کو توازن کے ساتھ پورا کرتی ہے، یہی اس کی برتری کا سبب ہے۔[4]

اقبال کے نزدیک تہذیبی کشمکش دراصل فکری زوال اور خودی کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اسلامی نظامِ حیات کو انسانی تخلیقیت اور روحانی آزادی کی بنیاد پر استوار کرنے کی دعوت دی۔ اقبال مغرب کی سائنسی قوت کو سراہتے ہیں مگر اخلاقی انحطاط پر تنقید کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں اسلام وہ نظریۂ حیات ہے جو علم و ایمان کو ایک ہی وحدت میں جمع کرتا ہے۔[5]

ڈاکٹر اسرار احمد نے واضح کیا کہ موجودہ عالمی نظام میں تہذیبی تصادم ناگزیر ہے کیونکہ مغرب عالمی بالادستی کو برقرار رکھنے کے لیے فکری یلغار کر رہا ہے۔ اسلامی نظامِ حیات اس تصادم میں اپنے اخلاقی

اصول، عدلِ اجتماعی اور روحانی تطہیر کے ذریعے ایک متبادل ماڈل پیش کرتا ہے۔ ان کے نزدیک اسلام کے احیاء کے بغیر تہذیبی توازن ممکن نہیں۔[6]

اسلامی و مغربی تہذیب کا تصادم:

مغربی تہذیب، سیکولرزم، لبرل ازم، سرمایہ داری اور انفرادی آزادی جیسے اصول زندگی پر قائم دائم ہے، جب کہ اسلامی تہذیب توحید، عدل، اخلاق اور وحی پر مبنی زندگی کو ترجیح دیتی ہے۔ یہ دونوں تہذیبیں نہ صرف اقدار میں متضاد ہیں بلکہ عالمی نظام پر غلبے کی جدوجہد میں بھی کوشاں ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک لکھتے ہیں" :اسلامی تہذیب خالقِ حقیقی کے بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی ہے، جب کہ مغربی تہذیب انسانی خواہشات اور عقلِ محدود پر۔ یہی بنیادیں ان کے تصادم کا سبب ہیں۔[7]

تہذیبی کشمکش کی موجودہ صورت حال:

نائن الیون کے بعد عالمی سطح پر تہذیبی کشمکش کا بیانیہ شدت اختیار کر گیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ (War on Terror) کو دراصل ایک تہذیبی جنگ کے طور پر بھی دیکھا گیا۔ ایڈورڈ سعید نے مغرب کی مشرقی تہذیب کے بارے میں بدگمانی اور منفی پیش کش کو "Orientalism" سے تعبیر کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

"The West created a stereotype of the East as irrational, backward, and dangerous, to justify its own cultural superiority.[8]

یہ بات فقط فکری یا علمی حلقوں تک محدود نہیں بلکہ عالمی پالیسی سازی، ذرائع ابلاغ، اور معاشرتی رویوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔ تہذیبی کشمکش محض فکری یا ثقافتی اختلاف نہیں بلکہ یہ انسانی معاشروں کی تشکیل، عالمی سیاست کی سمت، اور نظریاتی غلبے کا مظہر ہے۔ اسلامی تہذیب اس کشمکش میں نہ صرف ایک متبادل نظامِ فکر پیش کرتی ہے بلکہ اخلاقی، روحانی اور سماجی سطح پر انسانیت کی فلاح کا بھی ایک جامع ماڈل ہے۔ اس دور میں اس کشمکش کو سمجھنا اور اسلامی تہذیب کی معقولیت و عالمگیریت کو دنیا کے سامنے پیش کرنا امت مسلمہ علماء ریسرچرز کی اہم ذمہ داری ہے۔

مغربی تہذیب کی خصوصیات:

عالمی مغربی تہذیب ایک پیچیدہ، متنوع اور تاریخی اعتبار سے مسلسل ارتقاء پذیر نظامِ فکر و عمل کا مجموعہ ہے جو بنیادی طور پر یورپ اور شمالی امریکہ کے فکری، سائنسی، سیاسی اور ثقافتی رویوں سے مرکب ہے۔ اس تہذیب کی روٹ یونان و روم کی قدیم فکری روایت، مسیحیت، نشاۃ الثانیہ (Renaissance)، صنعتی انقلاب اور روشن خیالی (Enlightenment) کی تحریکات میں جڑی ہوئی ہیں۔ اگرچہ مغربی تہذیب نے مادی ترقی کے میدان میں بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں، تاہم اس کے فکری اور اخلاقی پہلوؤں پر تنقیدی نظر ڈالنا بھی وقت کی ضرورت ہے۔ ذیل میں مغربی تہذیب کی چند نمایاں خصوصیات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جارہا ہے:

سائنس اور ٹیکنالوجی پر انحصار:

پہلی خصوصیت مغربی تہذیب کی سب سے نمایاں خصوصیت سائنس اور ٹیکنالوجی میں بے حد ترقی ہے۔ مغرب نے قدرت کے قوانین کو دریافت کر کے اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا سیکھا۔ صنعتی انقلاب نے پیداواری نظام کو یکسر بدل دیا اور انسانی محنت کی جگہ مشینوں نے لے لی۔ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت، حیاتیاتی انجینئرنگ، خلائی تحقیق اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں مغربی برتری تسلیم شدہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

فردیت (Individualism)

دوسری خصوصیت مغربی تہذیب میں فرد کو معاشرے کی اکائی تسلیم کیا جاتا ہے اور اسے ذاتی آزادی، رائے، اظہار اور انتخاب کا مکمل حق دیا جاتا ہے۔ اس تصور نے انسان کو خود مختار بنانے کے ساتھ ساتھ مذہبی و روایتی قیود سے آزاد کرنے کی راہ ہموار کی۔ اگرچہ اس کے فوائد ہیں، لیکن حد سے بڑھی ہوئی فردیت نے خاندانی نظام، سماجی رشتوں اور اخلاقی اقدار کو کمزور بھی کیا ہے۔

مادہ پرستی اور دنیاوی کامیابی کی جستجو:

تیسری خصوصیت مغربی تہذیب کی ایک اور بڑی خصوصیت مادہ پرستی ہے۔ دولت، آسائش، شہرت اور طاقت کو کامیابی کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ اس نظریے نے روحانیت، اخلاقیات اور آخرت کے تصور کو ثانوی حیثیت دے دی ہے۔ انسان کی زندگی کا مقصد صرف دنیاوی خوشیوں کا حصول رہ گیا ہے، جس کا نتیجہ ذہنی دباؤ، خودکشیوں میں اضافہ اور خاندانی تنزلی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

جمہوریت اور انسانی حقوق:

چوتھی خصوصیت مغرب نے سیاسی سطح پر جمہوریت کو فروغ دیا، جہاں عوام کو حکومتی فیصلوں میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔ قانون کی حکمرانی، آزادی اظہار، خواتین کے حقوق، اقلیتوں کا تحفظ اور عدالتی انصاف جیسی اقدار نے عالمی سطح پر انسانی شعور کو بیدار کیا ہے۔ لیکن اسی جمہوریت کے نام پر بعض اوقات طاقتور اقوام نے کمزور ممالک پر سیاسی و عسکری تسلط بھی قائم کیا ہے۔

سیکولرازم اور مذہب سے علیحدگی:

پانچویں خصوصیت مغربی معاشرے میں مذہب کو انفرادی معاملہ قرار دے کر ریاستی امور سے الگ کر دیا گیا ہے۔ سیکولر نظام میں مذہب کا کردار محدود ہو کر ذاتی عبادات تک رہ گیا ہے۔ اس رجحان نے مذہبی تعلیمات کو کمزور کر دیا اور اخلاقی زوال کا راستہ ہموار کیا۔ مغربی معاشرہ مذہبی اقدار کی جگہ سوشل کنٹریکٹ اور قانونی دائرہ کار کو فوقیت دیتا ہے۔

تعلیم، تحقیق اور تنقیدی سوچ:

چھٹی خصوصیت مغربی تہذیب میں تعلیم کو سب سے اہم ذریعہ ترقی سمجھا جاتا ہے۔ تحقیق، مشاہدہ اور تنقید کی بنیاد پر علم کا سفر جاری رکھا جاتا ہے۔ سائنسی اندازِ فکر نے جامعات، لیبارٹریز اور ریسرچ انسٹیٹیوشنز کو ترقی دی۔ علم کی یہ روشنی اگرچہ قابلِ تعریف ہے، مگر مغربی نصاب میں اخلاقیات اور روحانی تربیت کی کمی بھی ایک خلا کے طور پر محسوس کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا خصوصیات کی وجہ سے مغربی تہذیب بلاشبہ سائنسی، مادی اور سیاسی میدانوں میں ایک فعال، مؤثر اور غالب نظام کے طور پر دنیا پر اثرانداز ہو رہی ہے، تاہم اس کے اندرونی تضادات اور روحانی خلا کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک متوازن معاشرہ وہی ہو سکتا ہے جو مادی ترقی کے ساتھ اخلاقی اور روحانی اقدار کو بھی اہمیت دے۔ اسلامی تہذیب کا چیلنج یہی ہے کہ وہ مغرب کی مفید چیزوں کو اپناتے ہوئے اپنی دینی و اخلاقی بنیادوں کو محفوظ رکھے۔

اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن و سنت کی روشنی میں:

اسلامی نظام و تہذیب ایک ایسا جامع، ہمہ گیر اور ربانی نظامِ حیات ہے جو وحی الٰہی پر مبنی ہے۔ اسلامی نظام و تہذیب کی اساس قرآنِ مجید اور سنتِ رسول ﷺ ہیں، جن میں فرد، معاشرہ، معیشت، سیاست، عدل، تعلیم، اخلاق، روحانیت، اور تمدن کے ہر پہلو پر مکمل راہنمائی موجود ہے۔ اسلامی تہذیب کسی خاص قوم یا خطے تک محدود نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار عالمگیر ہے اور اس کا مقصد ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جو اللہ کی بندگی، عدل، احسان اور اخوت پر قائم ہو۔

اولاً: اسلامی تہذیب کی اساس توحید:

اسلامی تہذیب کی پہلی اصل و بنیاد "توحید" یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ہے۔ یہ تصور نہ صرف عبادت میں خلوص پیدا کرتا ہے بلکہ فرد کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا" :قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ - اللّٰهُ الصَّمَدُ "[9] ترجمہ: آپ " کہو، وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔"عقیدہ توحید پر مبنی تہذیب میں اقتدار، قانون، رزق اور عزت کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات قرار پاتی ہے، جس سے افراد میں مساوات اور اجتماعیت فروغ پاتی ہے۔

توحید پر مبنی نظریۂ حیات کے نمایاں اثرات:

اولاً:

1) روحانی اثر: انسان اللہ کی رضا کے لیے جیتا ہے، ہر عمل عبادت بن جاتا ہے۔
2) اخلاقی اثر: توحید انسان کو جوابدہی کا احساس دیتا ہے، جس سے وہ نیک اور دیانتدار بنتا ہے۔
3) معاشرتی اثر: تمام انسان اللہ کے بندے ہیں، اس لیے برابری، عدل، رحم اور اخوت فروغ پاتی ہے۔
4) معاشی اثر: رزق کا اصل مالک اللہ ہے، لہٰذا احرام سے بچاؤ اور زکوٰۃ و انفاق کا نظام فروغ پاتا ہے۔
5) سیاسی اثر: حاکمیت صرف اللہ کی ہے، اس لیے قانون سازی اور حکمرانی صرف شریعت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

ثانیاً: رسالت، اسوۂ حسنہ کی پیروی:

اسلامی تہذیب رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کے بغیر نامکمل ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے" :لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" [10]"بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو ریاست قائم کی وہ اسلامی تہذیب کی اولین عملی شکل تھی، جس میں مساوات، عدل، رواداری اور فلاحِ عامہ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا۔

ثالثاً:عدل وانصاف:اسلامی تمدن کا ستون:

عدل و انصاف اسلامی تہذیب کا بنیادی پلر ہے۔ قرآن کریم میں عدل کی تاکید اس قدر شدید انداز میں کی گئی ہے کہ اپنے خلاف بھی انصاف پر قائم رہنے کی تلقین کی گئی:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ"[11]ترجمہ "اے ایمان والو!انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، خواہ وہ (گواہی) تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"اسلامی تہذیب میں انصاف صرف عدالتوں تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی رویوں، معیشت، تعلیم اور حکمرانی کے ہر پہلو میں جاری وساری ہوتا ہے۔

رابعاً:اخلاق وکردار:فطری حسن:

اسلامی تہذیب میں اخلاق وکردار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ[12]"ترجمہ "میں صرف اس لیے مبعوث ہوا ہوں کہ اخلاق کی بلندیوں کو مکمل کردوں۔"صدق، امانت، شرم وحیا، تحمل، عفو ودرگزر، سچائی اور خیر خواہی وہ اقدار ہیں جن پر اسلامی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

خامساً:اسلامی تہذیب علم اور فکر،وحی کی بنیاد پر:

اسلامی تہذیب میں علم کا مقام انتہائی بلند ہے، کیونکہ اس کا آغاز ہی "اقْرَأْ"(پڑھ) کے حکم سے ہوا۔ یہ تعلیم دیتا ہے کہ علم کا مقصد صرف دنیاوی ترقی نہیں بلکہ خالق کی معرفت اور مخلوق کی خدمت ہے:اللہ تعالیٰ کا ارشاد"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[13]"ترجمہ "کہو:کیا وہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟"اسلامی تہذیب علم کو وحی اور عقل کے امتزاج سے

آگے بڑھاتی ہے اور دنیا و آخرت دونوں کی فلاح کو اکٹھا کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب ایک الہامی اور آفاقی تہذیب ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر استوار ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی تربیت کرتی ہے بلکہ ایک عادل، پُرامن اور باوقار معاشرہ قائم کرنے کی ضمانت بھی دیتی ہے۔ اس تہذیب کا اصل مقصد اللہ کی بندگی، انسانیت کی خدمت اور عدل و احسان کی ترویج ہے۔ عصرِ حاضر میں مسلم معاشروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی تہذیب کی اساسی اقدار کو دوبارہ زندہ کریں تاکہ دنیا کو ایک متوازن، روحانی اور اخلاقی نظام مہیا کیا جا سکے۔

اسلامی و مغربی تہذیب کی کشمکش میں فکری و نظریاتی اختلافات:

مختلف تہذیبوں کے تصادم کا نظریہ، انسانی تاریخ میں مختلف ادوار میں ہمیشہ اہم رہا ہے۔ خصوصاً موجودہ دور میں اسلامی اور مغربی تہذیبوں کے درمیان فکری اور نظریاتی کشمکش نے عالمی سطح پر نمایاں طور پر اثرات مرتب کیے ہیں۔ دونوں تہذیبیں اپنے اپنے مخصوص فلسفۂ حیات، اصولِ اخلاق، نظریاتِ انسان اور مقصدِ زندگی کی بنیاد پر دنیا کو دیکھتی ہیں۔ مغربی تہذیب، جو روشن خیالی (Enlightenment) اور سیکولرزم کی بنیاد پر استوار ہوئی، ایک ایسے نظام کو فروغ دیتی ہے جو فرد کی آزادی، مادی ترقی اور عقل پر زور دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی تہذیب ایک الہامی، اصولی اور اخلاقی بنیاد پر انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو ترتیب دیتی ہے۔ یہ آرٹیکل اسلامی و مغربی تہذیبوں کے درمیان فکری و نظریاتی اختلافات کا تجزیہ پیش کرتا ہے، جس میں ان دونوں کے تصوراتِ انسان، قانون، آزادی، اخلاقیات، علم اور مقاصدِ زندگی پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

تصورِ خدا اور انسان، تہذیبی بنیادوں کا فرق:

پہلا فرق اسلامی تہذیب کی بنیاد "توحید" یعنی اللہ کی واحدیت پر ہے، جس کے تحت انسان اللہ کا بندہ ہے اور اس کی زندگی کا مقصد اللہ کی رضا کی حصول ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا: فرمایا "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"[14] اسلامی تہذیب میں انسان کی آزادی محدود ہے، وہ اللہ کے قوانین کے تابع ہے۔ اس کے برعکس، مغربی تہذیب میں خدا کا تصور متنازعہ ہے اور انسان کو خود مختار قرار دیا گیا ہے۔ مغربی فلسفے کے مطابق انسان اپنی تقدیر کا مالک

ہے اور اس کا مقصد خود کی تکمیل اور مادی خوشحالی ہے، جو کہ اس کی آزادی اور انفرادی حقوق کی حفاظت سے جڑا ہوتا ہے۔

علم اور اس کا ماخذ: عقل بمقابلہ وحی:

دوسرا فرق اسلامی تہذیب میں علم کا ماخذ وحی الٰہی ہے۔ قرآن و سنت کو انسان کی رہنمائی کے لیے بنیادی ذرائع مانا جاتا ہے۔ علم کا مقصد اللہ کی معرفت حاصل کرنا اور انسانیت کی فلاح کو یقینی بنانا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت کو متعدد مرتبہ ذکر کیا" : رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" مغربی تہذیب میں علم کو انسانی عقل اور تجربے کی بنیاد پر فروغ دیا گیا ہے۔ سائنس، تحقیق اور مشاہدے کو علم کا اصل ماخذ سمجھا جاتا ہے، اور اس میں مذہب کو غیر متعلق سمجھا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں سائنسی ترقی نے انفرادی آزادی کو جواز فراہم کیا، لیکن اس نے اخلاقی اور روحانی ترقی کو پسِ پشت ڈال دیا۔

اخلاقی اقدار اور معاشرتی اصول:

تیسرا فرق اسلامی تہذیب میں اخلاقی اقدار نہ صرف فرد کی تربیت کے لیے ضروری ہیں بلکہ وہ معاشرتی توازن، انصاف اور ہمدردی کے لیے بھی اہم ہیں۔ اخلاقی اصولوں میں صدق، امانت، عفت، ہمدردی اور انصاف پر زور دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی ایک عملی نمونہ ہے جس میں ان تمام اخلاقی اقدار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں اخلاقی اصولوں کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے مطابق فرد کی شخصیت اور معاشرتی تعلقات کی تشکیل کی جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا" إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" مغربی تہذیب میں اخلاقی اصول زیادہ تر انسانی خواہشات اور سوشیالوجیکل نظریات پر مبنی ہیں، جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ مغربی معاشروں میں فرد کی آزادی کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور اس کی بنیاد پر ایسے طرزِ زندگی کو قبول کیا جاتا ہے جو اسلامی اصولوں سے متصادم ہو سکتے ہیں، جیسے ہم جنس پرستی، طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح اور اخلاقی حدود کی پامالی۔

قانون اور آزادی کا تصور:

چوتھا فرق اسلامی شریعت میں اللہ کے نازل کردہ قوانین کو فلاحِ انسانیت کا واحد راستہ قرار دیا گیا ہے۔ قانون میں ہر فرد کو حقوق اور آزادی دی گئی ہے، مگر ان حدود میں رہ کر جو اللہ نے مقرر کی ہیں۔ اس کے برعکس مغربی دنیا میں قانون انسانوں کے وضع کردہ ہیں اور ان کا مقصد فرد کی آزادی کو بڑھانا

اور اس کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ مغربی معاشروں میں آزادی کو ایک بنیادی قدر قرار دیا جاتا ہے، جس کے مطابق فرد کو اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کی اجازت ہے، چاہے اس سے معاشرتی یا اخلاقی اصول متاثر ہوں۔

خاندانی نظام اور معاشرتی ڈھانچہ:

پانچواں فرق اسلامی تہذیب میں خاندان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اور اس کی بنیاد شرعی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ نکاح، والدین کی اطاعت، اولاد کی تربیت اور رشتہ داریوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مغربی تہذیب میں فرد کی آزادی اور جنسی آزادی کی اہمیت بڑھ گئی ہے، جس کے نتیجے میں خاندانی ادارے کی حیثیت کمزور ہو چکی ہے۔ مغربی دنیا میں طلاق کی شرح میں اضافہ، غیر شادی شدہ جوڑوں کا بڑھنا اور خاندانوں کی شکست نے اس تہذیب کے اجتماعی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔ اسلامی و مغربی تہذیب کی کشمکش ایک نظریاتی جنگ ہے جو مختلف فلسفۂ حیات پر مبنی ہے۔ اسلامی تہذیب کے بنیادی اصول خدا کی بندگی، اخلاقی قدروں، عدل و انصاف اور اجتماعی فلاح پر مبنی ہیں، جبکہ مغربی تہذیب فرد کی آزادی، مادہ پرستی اور عقل پر زور دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں مغربی معاشرہ اخلاقی، سماجی اور روحانی بحران کا شکار ہو چکا ہے، جبکہ اسلامی تہذیب ایک مکمل اور ہمہ گیر نظامِ حیات پیش کرتی ہے۔ اس عالمی کشمکش میں مسلم معاشروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی فکری و نظریاتی پوزیشن کو واضح کریں اور اپنے اصولوں کی پیروی کر کے دنیا کو ایک متوازن اور فلاحی نظام فراہم کریں۔

مغربی و اسلامی تہذیب کی سیاسی و معاشی مفادات پر تحقیقی مواد:

مغربی اور اسلامی تہذیبیں اپنی سیاسی اور معاشی ساخت میں جڑ سے مختلف ہیں۔ مغربی تہذیب میں سیاسی مفادات کی بنیاد پر آزادی، فردی حقوق، اور مادی ترقی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، جب کہ اسلامی تہذیب میں سیاسی و معاشی نظام خدا کے قوانین، عدل و انصاف اور عوامی فلاح پر استوار ہے۔ مغربی تہذیب نے سرمایہ دارانہ معیشت اور جمہوریت کو اپنایا ہے، جبکہ اسلامی تہذیب میں معاشرتی ذمہ داری، زکوۃ اور عدل پر زور دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں مغربی اور اسلامی تہذیبوں کے سیاسی و معاشی مفادات پر تفصیل سے بات کی جائے گی۔

مغربی تہذیب کی سیاسی مفادات:

مغربی سیاست میں فرد کی آزادی اور خودمختاری کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ مغربی جمہوریت کا تصور عوام کی مرضی اور انتخاب پر مبنی ہوتا ہے، جہاں حکومت عوام کی منتخب کردہ ہوتی ہے اور قانون میں فرد کے حقوق کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ مغربی سیاست میں طاقت کا مرکز ریاست ہے اور ریاست کا کام افراد کی آزادیوں کا تحفظ کرنا ہے۔ مغربی سیاست کے بنیادی مفاد میں سیاسی استحکام، فردی حقوق کی حفاظت، اور دنیا بھر میں سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کو فروغ دینا شامل ہے۔ مغربی ممالک کی سیاسی حکمت عملیوں میں سرمایہ دارانہ نظام کی برتری قائم رکھنا، عالمی سطح پر طاقت کا توازن برقرار رکھنا، اور اپنے معاشی مفادات کے حصول کے لیے دوسری قوموں کو زیر کرنا شامل ہیں۔ عالمی سیاست میں مغربی طاقتیں اپنے مفادات کو فروغ دینے کے لیے طاقت کے استعمال میں بھی عرق نہیں رکھتیں، جیسا کہ امریکہ اور یورپ کی مداخلتیں دنیا کے مختلف حصوں میں دیکھی گئی ہیں۔

اسلامی تہذیب کی سیاسی مفادات:

اسلامی سیاسی نظام "خلافت" پر مبنی ہے، جو خدا کے قانون یعنی شریعت کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلامی حکومت میں اصولِ عدل، فلاحِ انسانیت، اور خدمتِ خلق پر زور دیا گیا ہے۔ اسلامی سیاست میں قیادت کی بنیاد پر تقویٰ، امانتداری اور عوامی خدمت ہوتی ہے، اور حکمران کا اولین مقصد معاشرتی عدل کا قیام ہوتا ہے۔ اسلامی تہذیب میں عوامی مفادات کو ہمیشہ ترجیح دی جاتی ہے اور حکمرانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنائیں۔ اسلامی سیاسی مفاد میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ حکومت کا مقصد خدا کی رضا کے حصول کے لیے عوام کو بہتر معاشی، سماجی اور سیاسی نظام فراہم کرنا ہے۔ اسلامی حکومت میں عوام کو ان کے حقوق دیے جاتے ہیں اور حکمران کو اپنے عوام کے حقوق کی پاسداری کرنی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی سیاسی نظریہ دنیا کے لیے ایک مثالی سیاسی نظام فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مغربی تہذیب کی معاشی مفادات:

مغربی تہذیب کی معاشی مفادات کا اہم جز سرمایہ داری ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں منافع کا حصول، مفت منڈی (free market) کی آزادانہ عملداری، اور افراد کو اپنی خوشحالی کے لیے کاروبار کرنے کی مکمل آزادی دی جاتی ہے۔ مغربی دنیا میں معیشت کا مرکزی تصور "منافع کی زیادہ سے زیادہ پیداوار" ہے،

اور اس کے لیے جدید ٹیکنالوجی، سائنسی ترقی، اور صنعتی انقلاب کو اہمیت دی جاتی ہے۔ مغربی ممالک کی اقتصادی پالیسیوں کا مقصد ہمیشہ عالمی سطح پر اپنے مفادات کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ مغربی ممالک کی مالی طاقت اور عالمی تجارتی نیٹ ورک کی وجہ سے ان کے معاشی مفادات عالمی سطح پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ عالمی بینک، آئی ایم ایف، اور عالمی تجارتی تنظیم (WTO) جیسے ادارے مغربی ممالک کے معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے کام کرتے ہیں، جن کی پالیسیوں سے ترقی پذیر ممالک میں اکثر معاشی بحران اور قرضوں کا بوجھ بڑھتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی معاشی مفادات:

اسلامی معیشت کا بنیادی مقصد فلاحِ انسانیت اور عدل و انصاف کے اصولوں کے تحت معیشت کو چلانا ہے۔ اسلامی معیشت میں افراد کی دولت کی تقسیم اور وسائل کا عادلانہ استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کے بدلے زکوۃ کا نظام متعارف کرایا گیا ہے، جس کے تحت مال کا ایک مخصوص حصہ مستحق افراد کو دیا جاتا ہے تاکہ معاشرتی فرق کو کم کیا جاسکے۔ اسلامی معاشی مفاد کا مقصد افراد کی دولت کو زیادہ سے زیادہ اکٹھا کرنا نہیں، بلکہ اس کے بدلے انسانیت کے لیے فلاحی منصوبوں کو فروغ دینا ہے۔ اسلامی معیشت میں حکومت کو افراد کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرنا اور معاشرتی انصاف کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم کرنی ہوتی ہے۔ اسلامی اقتصادی نظام میں کارگر عوامل کی پیداواری صلاحیت کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ اور اجتماعی فلاح بھی اہمیت رکھتی ہے۔

سیاسی و معاشی مفادات میں فرق:

مغربی تہذیب میں سیاسی و معاشی مفادات کی اہمیت فرد کی آزادی اور خود مختاری پر مرکوز ہے۔ مغربی دنیا نے اپنے سیاسی و معاشی مفادات کو عالمی سطح پر پھیلانے کے لیے سامراجی پالیسیاں اپنائی ہیں، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر اکثر تنازعات اور غیر مساوی اقتصادی تعلقات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مغربی معاشی مفادات کی بنیاد صنعتی اور تجارتی ترقی پر ہے، جس میں سود اور سرمایہ داری کے اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب کی سیاسی و معاشی مفادات کا مقصد انسانوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ، عدل کی بنیاد پر معاشرتی نظام کا قیام، اور دولت کی منصفانہ تقسیم ہے۔ اسلام میں معاشی مفادات انسانیت کے فائدے کے لیے ہیں نہ کہ فرد کی ذاتی دولت کو بڑھانے کے لیے۔ اسلامی معاشی نظام میں سرمایہ داری کی بجائے ایک ایسی معیشت کی

تشکیل پر زور دیا جاتا ہے جو سماجی فلاح، فلاحی ریاست اور معاشرتی انصاف پر مرکوز ہو۔ اسلامی اور مغربی تہذیبوں کے سیاسی و معاشی مفادات کی کشمکش ایک گہری نظریاتی جنگ ہے۔ مغربی تہذیب فرد کی آزادی، سرمایہ داری اور عالمی مفادات کی بنیاد پر چلتی ہے، جب کہ اسلامی تہذیب کا مقصد خدا کی رضا، عدل و انصاف، اور فلاحِ انسانیت کے اصولوں کے مطابق معاشرتی نظام قائم کرنا ہے۔ آج کے دور میں اسلامی دنیا کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سیاسی و معاشی نظام کی صحیح تشریح کرے اور مغربی سرمایہ داری کی روش سے الگ ایک متوازن اور فلاحی معاشی نظام قائم کرے جو عالمی سطح پر اس کے سیاسی و معاشی مفادات کا تحفظ کر سکے۔

اسلامی و مغربی تہذیب میں میڈیا کا کردار:

میڈیا کا کردار کسی بھی تہذیب میں اہم ہوتا ہے کیونکہ یہ عوامی رائے کو تشکیل دینے، معلومات کے تبادلے اور ثقافتی تشہیر کا اہم ذریعہ ہے۔ اسلامی اور مغربی تہذیب میں میڈیا کا استعمال مختلف نظریات، معاشرتی اصولوں اور حکومتی مقاصد کے تحت ہوتا ہے۔ مغربی دنیا میں میڈیا آزادیِ اظہار، معلومات کے بہاؤ اور فرد کی آزادی کے حق کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جبکہ اسلامی تہذیب میں میڈیا کو اخلاقی ذمہ داری، معاشرتی بہتری اور انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مغربی غلبے کی وجوہات: مغربی ممالک کا غلبہ کئی مختلف وجوہات کی بناء پر قائم ہوا۔ سب سے پہلے، مغربی ممالک نے صنعتی انقلاب کے ذریعے ٹیکنالوجی، فوجی طاقت، اور اقتصادی ترقی میں نمایاں ترقی کی۔ اس کے مقابلے میں مسلم دنیا میں صنعتی انقلاب کا آغاز دیر سے ہوا، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی معیشت اور فوجی طاقت مغرب کے مقابلے میں پیچھے رہ گئی۔ مغربی ممالک نے جدید سائنسی ترقیات اور ٹیکنالوجیز کو استعمال کرتے ہوئے اپنے وسائل کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنایا اور عالمی سیاست میں اپنا غلبہ قائم کیا۔ اسی دوران، مسلم دنیا میں سیاسی استحکام کی کمی اور داخلی اختلافات نے انہیں مغربی طاقتوں کے مقابلے میں کمزور کر دیا۔ ایک اور اہم عنصر مغربی طاقتوں کی حکمت عملی تھی جو انھوں نے مسلم دنیا میں اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لیے اپنائی۔ مغرب نے ان ممالک کی اندرونی سیاست میں مداخلت کی اور مختلف فرقہ وارانہ اور قومیتی تقسیمات کو ابھارا تاکہ مسلم ممالک میں انتشار اور کمزوری پیدا ہو۔ اس حکمت عملی کے ذریعے مغربی

طاقتوں نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد کو روکنے کی کوشش کی، جس کا نتیجہ مختلف مسلم ممالک میں سیاسی انتشار اور عدم استحکام کی صورت میں نکلا۔

مغربی استعمار اور مسلم ممالک کا اقتصادی انحصار:

مغربی استعمار نے مسلم دنیا کو اقتصادی طور پر کمزور کر دیا۔ مغربی طاقتوں نے مسلم دنیا کے قدرتی وسائل کو لوٹا، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے تیل کے ذخائر کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا

تعلیمی کمزوری اور سائنسی ترقی میں کمی:

مسلم دنیا کی ایک اور بڑی کمزوری تعلیم اور سائنسی تحقیق کے شعبے میں پسماندگی ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کا تاریخی علم اور سائنس میں اہم کردار تھا، لیکن جدید دور میں تعلیم کے میدان میں مسلم دنیا مغربی دنیا سے پیچھے رہ گئی۔

سیاسی انتشار اور فرقہ واریت:

مسلم دنیا میں سیاسی انتشار اور فرقہ واریت بھی مغربی غلبے کی ایک وجہ ہیں۔ داخلی اختلافات، فرقہ وارانہ تنازعات اور قومیتی تقسیمات نے مسلم دنیا کو سیاسی طور پر کمزور کر دیا۔

مستقبل کی سمت:

مغربی اور اسلامی تہذیبوں کے درمیان کشمکش کی موجودہ صورتحال میں عالمی سطح پر امن قائم کرنے کے لیے ایک مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے۔ دونوں تہذیبوں کے درمیان فہم و تفہیم کو فروغ دینا، فرقہ وارانہ اور ثقافتی اختلافات کو کم کرنا، اور عالمی سطح پر انسانی حقوق، ترقی اور اقتصادی تعاون کے لیے مشترکہ اقدامات کرنا ضروری ہے۔ اسلام اور مغرب کے درمیان تعاون کے فروغ سے نہ صرف عالمی امن کے قیام میں مدد ملے گی بلکہ دونوں تہذیبوں کو ایک دوسرے کی ثقافت اور اقدار کے بارے میں بہتر سمجھ حاصل ہوگی، جو کہ مستقبل میں کشمکش کو کم کر سکے گی۔ اسلامی دنیا اور مغربی تہذیب کے درمیان کشمکش ایک پیچیدہ اور طویل المدت مسئلہ ہے جو عالمی سطح پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان اثرات کا اندازہ مختلف سیاسی، ثقافتی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں سے لگایا جا سکتا ہے۔ دونوں تہذیبوں کے درمیان کشمکش کے اثرات عالمی سطح پر انسانیت کے لیے ایک چیلنج ہیں، اور اس کے حل کے لیے تعاون، مکالمہ، اور سمجھوتے کی ضرورت ہے۔

مغربی و اسلامی عالمی تہذیبی کشمکش کے لیے مسلمانوں کے لیے ضروری اقدامات اور ان کے نتائج قرآن وسنت کی روشنی میں:

مغربی و اسلامی تہذیب کے درمیان کشمکش ایک پیچیدہ اور گہرائی میں جانے والی حقیقت ہے جو عالمی سطح پر انسانیت کی فکری اور ثقافتی جنگ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ مغربی تہذیب نے اپنی مادہ پرستی، فردیت، لامذہبیت، اور ترقی کے تصور کے ذریعے دنیا پر اپنی ثقافت کو مسلط کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس کے جواب میں اسلامی تہذیب کو اپنے اصولوں، اقدار اور نظریات کا تحفظ کرنا ضروری ہے، تاکہ نہ صرف امت مسلمہ اپنی شناخت کو برقرار رکھے بلکہ وہ عالمی سطح پر ایک موثر اور مثبت کردار ادا کر سکے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کے لیے اس کشمکش میں کامیاب ہونے کے لیے کئی اہم اقدامات ضروری ہیں، جن کا نہ صرف امت مسلمہ کی فلاح و بہبود سے تعلق ہے بلکہ اس کے نتائج بھی انتہائی دور رس اور اہم ہوں گے۔

1۔ اسلامی شناخت کا تحفظ اور فکری خودی کا فروغ:

اسلامی تہذیب کو مغربی اثرات سے بچانے کے لیے سب سے پہلا قدم مسلمانوں کی اسلامی شناخت کا تحفظ اور فکری خودی کا فروغ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی شناخت اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی تاکید کی ہے" :وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا[15] ترجمہ "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔" یہ آیت مسلمانوں کو اپنے عقیدے، شریعت اور اجتماعی نظام کو مضبوطی سے تھامنے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ وہ مغربی تہذیبی یلغار کا مقابلہ کر سکیں۔

2۔ اتحاد اور اجتماعی فلاح کا عمل:

مغربی تہذیب کی سب سے بڑی طاقت اس کا اجتماعی اتحاد ہے جس کی وجہ سے وہ عالمی سطح پر اپنے مفادات کو منوانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے لیے اجتماعی اتحاد اور مشترکہ فلاح کی ضرورت ہے تاکہ وہ کسی بھی عالمی چیلنج کا کامیابی سے مقابلہ کر سکیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :
"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"[16] ترجمہ "یقیناً مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" یہ آیت مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور یکجہتی کی دعوت دیتی ہے۔ جب مسلمان آپس میں متحد ہوں گے تو وہ نہ صرف مغربی تہذیب کے اثرات سے بچ سکیں گے بلکہ اپنے داخلی مسائل کو حل کرنے میں بھی کامیاب ہوں گے۔

3۔ اسلامی نظامِ حیات کا فروغ:

اسلامی تہذیب کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کا نظامِ حیات قرآن و سنت کی روشنی میں استوار ہو، جو فرد، خاندان، معیشت، سیاست اور عالمی تعلقات کو عدل، انصاف، اخلاق اور روحانیت پر مبنی بنائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے پیش کردہ نظامِ حیات کی پیروی مسلمانوں کو مادی و روحانی سکون فراہم کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" :إِنَّ اللَّـهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ"[17] ترجمہ "یقیناً اللہ تمہیں عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔" اسلامی معاشرت میں انصاف، محبت اور انسانی حقوق کا احترام بنیادی ستون ہیں۔ جب مسلمانوں کی سیاست، معیشت اور معاشرت اسلامی اصولوں پر استوار ہوں گے، تو وہ مغربی معاشرت کے فریب سے بچ کر اپنے اندرونی بحرانوں کا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

4۔ علم و تحقیق کی ترقی:

مغرب نے ترقی کی سب سے بڑی بنیاد علم و تحقیق کو بنایا ہے، اور اسی کے ذریعے اس نے اپنے عالمی غلبے کو مستحکم کیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں بھی علم کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" :يَرْفَعِ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ"[18] "اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا۔" اگر مسلمان علمی و فنی میدان میں ترقی کریں اور تحقیق، سائنس، ٹیکنالوجی، طب، فلسفہ اور دیگر شعبوں میں عالمی سطح پر اپنے قدم جمالیں تو وہ مغربی تہذیب کے اثرات کا مؤثر طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں اور دنیا میں ایک متبادل فکری طاقت کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔

تحقیقی طریقہ کار (MATHODOLOGY)

تحقیقی ڈایزائن:

موجودہ تحقیقی کا ڈیزائن خاصیتی تحقیق پر مشتمل ہو گا۔

ذرائع:

اس تحقیق میں مندرجہ ذیل ذرائع سے مدد لی گئی ہے۔

قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ۔ کتب، ریسرچ آرٹیکلز، مفکرین کی کتب واقوال وغیرہ

معطیات کا تجزیہ کار:

معطیات کا تجزیہ مواد کے تجزیہ سے کیا گیا ہے۔

نتائج (FINDINGS)

مغربی و اسلامی تہذیبی کشمکش میں کامیابی کے بعد مسلمانوں کو کئی اہم نتائج حاصل ہوں گے:

1) فکری و ثقافتی آزادی: جب مسلمان اپنے اصولوں، اقدار اور نظریات پر قائم رہیں گے تو وہ مغربی ثقافت کے زیر اثر نہیں آئیں گے، اور انہیں اپنی شناخت پر فخر ہو گا۔

2) مستحکم معاشرتی نظام: مسلمانوں کا عدلیہ، معیشت، تعلیم اور خاندان کا نظام اسلامی اصولوں کے مطابق ہو گا، جو ان کے معاشرتی استحکام کا باعث بنے گا۔

3) 3عالمی سطح پر اثر و رسوخ: جب مسلمان عالمی سطح پر علمی، اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں ترقی کریں گے تو وہ مغربی تہذیب کا مقابلہ کر سکیں گے اور دنیا میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کامیاب ہوں گے۔

4) اسلامی نظامِ عدل: مسلمانوں کی سیاست اور معاشرت میں عدل و انصاف کا قیام ہو گا، جس سے عالمی سطح پر امن و سکون کی فضا قائم ہو گی۔

اختتامیہ (CONCLUSION)

اسلامی تہذیب کا پیغام آفاقی ہے، اس کا میدان محدود نہیں، اور اس کی دعوت ہر دور کے انسان کے لیے ہے۔ اس کشمکش کے دور میں امت مسلمہ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اسلامی نظامِ حیات کو علمی، فکری، اخلاقی اور عملی سطح پر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب مسلمان خود اس نظام کو اختیار کریں، اس پر یقین رکھیں، اور اپنی زندگیوں کو اس کے سانچے میں ڈھالیں۔ یہی وہ راہ ہے جس سے نہ صرف مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس حاصل کر سکتے ہیں، بلکہ انسانیت کو بھی ظلم، استحصال اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات دلا سکتے ہیں۔

اسلامی تہذیب کی بقا اور مغربی تہذیب کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کا اپنے اصولوں پر ڈٹنا، اتحاد قائم رکھنا، اسلامی نظامِ حیات کو فروغ دینا، علم و تحقیق میں سرمایہ کاری کرنا اور قرآن و

سنت کی رہنمائی کو اپنانا ضروری ہے۔ جب مسلمان اس فکری و ثقافتی جنگ میں کامیاب ہوں گے تو نہ صرف ان کی تہذیب محفوظ رہے گی بلکہ وہ دنیا میں امن، عدل، فلاح اور انسانیت کی خدمت کا مثالی نمونہ پیش کریں گے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1]Huntington, S. P. (1996). The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order. New York: Simon & Schuster, p. 21.

[2] مودودی ،سید ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اصول ومبادی ، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لیمیٹڈ،1962ء، ص:32-36۔

Mododo, Syed abo ul aala mododi, Islami thzeeb aur usool wa mabadi,1962, Islamic publication praivet limited

[3]قطب، سید قطب، معالم فی الطریق، دار القرآن پبلشنگ ہاوس، 1397ء، ص:15-9۔ / سید قطب، **العدالة الاجتماعية فی الاسلام**، طبع جدید (قاہرہ: دار الشروق، 2006)، ص25–31۔

Qutub, Syed Qutub, Maalim fi Altareeq 1397, Dar ul Quran Publication house.

[4]حمید، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، اسلام کا نظامِ حیات، (لاہور: شیخ محمد اشرف، 1982)، ص17–25۔

Hameed, Dr Muhammad Hameedullah, Islam ka nizam e hayat,Lahore: Shaikh mhuhammad Ashraf,1982.

[5] اقبال ، علامہ اقبال، تشکیل جدید الہیات اسلام ،ناشر بزم لاہور , 1958ء، ص:27-21۔ / محمد اقبال، اسرارِ خودی (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 2003)، ص21–27۔

Iqbal, Allamah Iqbal, Tashkeel e jaded Ilahiyat e Islam,1958, Nashir Bazm e Lahoor.

[6]اسرار، ڈاکٹر اسرار احمد، تہذیبی تصادم اور اسلام، مکتبہ انجمن خدام القرآن، لاہور، 2004ء، ص:29-23۔

Israr, Dr Israr Ahmed, Thzeebi tasadum awr Islam, maktbah anjuman Kuddam ul Quran Lahoor

[7]نائیک، ذاکر، اسلام اور جدید دنیا، دارالسلام، لاہور، (2004)، ص:22-18۔

Naik, Zakid (2004). Islam or Jadeed dunia,dar ussalam,lahoor.

[8]Said, E. W. (1978). *Orientalism*. New York: Pantheon Books-

[9]سورۃ الاخلاص:1-2۔

Surah Iklas: 1-2.

[10] سورۃالاحزاب:21۔

Surah Ahzab:21.

[11] سورۃالنساء:135

Surah Nisa :135.

[12] "مسند احمد

Masnad Ahmed

[13] سورۃالزمر:9۔

Surah zumar: 9.

[14] سورہ ذاریات:52

Surah Zariya : 52

[15] سورۃآل عمران:103

Surah Al Imran:103.

[16] سورۃالحجرات:10

Surah Hujrat :90.

[17] سورۃالنحل:90

Surah Al Nahal: 90.

[18] سورۃالمجادلۃ:11

Surah Mujadila :11.